

دو قطعہ از اشعار علامہ محمد اقبالؒ

اَلْمُلْكُ لِلّٰہِ

طارق چو نر کنارہ اندلس سفینہ سوخت

گفتند کار تو بہ نگاہ خرد خطاست

ذوریم از سواد وطن، باز چون رسیم ؟

ترك سبب ز روی شریعت گجا رواست ؟

خندید و دست خویش بہ شمشیر بُرد و گفت :

” ہر مُلک مُلک ماست کہ مُلک خدای ماست “

زندگی و عمل

ساجل افتادہ گفت گرچہ بسی زیستم ہیچ نہ معلوم شد آہ کہ من کیستم

موجی ز خود رفتہ ای تیز خرامید و گفت ہستم اگر می زوم گر نرم نیستم

فرہنگ

اَلْمُلْكُ لِلّٰہِ : مملکت و سلطنت اللہ کے لیے ہے

چو : چون کا مخفف، جب

اندلس : پین، (ہسپانیہ) کا ایک شہر سفینہ : کشتی

خطاست : غلطی ہے سواد وطن : اہل وطن

رسیم : (می رسیم) ہم پہنچتے ہیں، ہم پہنچیں گے ترك سبب : اسباب و وسائل کا ترک کرنا

زُروی شریعت : شریعت کی زُوسے
 رواست : جائز ہے
 ساحل : سمندر کا کنارہ
 بسی : بسیار، بہت
 زیستم : میں جیا، میں نے زندگی بسر کی
 من کیستم : میں کون ہوں
 ز خود رفتہ ای : از خود رفتہ، بے پروا، بے اعتناء
 موجی : ایک لہر
 طارق : طارق بن زیاد ایک مسلمان سپہ سالار سپین (ہسپانیہ) پر اسلامی لشکر کے ساتھ حملہ کیا اور اپنے
 ساتھیوں کے جنگی جوش و جذبہ کو ابھارنے کے لیے اپنی کشتیاں جلا ڈالی تھیں۔

تصرین

۱- فارسی میں جواب دیجیے۔

۱- طارق کہ بُود و چہ کرد ؟

۲- مردُم بہ او چہ گفتند ؟

۳- او چہ جوابی داد ؟

۴- ساحل چہ گفت و موج چہ حرفی زد ؟

۵- شاعر این دو قطعہ کیست ؟

۲- یہ اشعار زبانی یاد کیجیے۔

۳- دونوں قطعات آسان فارسی نثر میں لکھیے۔

۴- مندرجہ ذیل مرکبات کی نشاندہی کیجیے :

کنارہ اندلس ، نگاہِ حرد ، مُلکِ ما ، ساحلِ افتادہ ، موجی ز خود رفتہ ای

۵- ذیل کے افعال کو فعلی حال اور فعلی مستقبل میں تبدیل کیجیے :

شوخت ، خندید ، بُرد ، گفت ، حرامید

۶- مندرجہ ذیل افعال کے مصادر لکھیے :

رسیم ، زیستم ، شد ، می روم ، گفتند